انسانی بالوں کی خرید و فروخت کا حکم

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: FSD-8139 تاریخ: 07-12-2022

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اِس مسئلے کے بارے میں کہ آج کل بعض علاقوں میں گلی محلے میں بال خریدنے والے آتے ہیں۔ مردانہ اور بالخصوص "جَڑ" والے زنانہ بالوں کو آٹھ ہزار روپے کلو تک خریدتے ہیں۔ لوگ اُنہیں اپنی گھر کی خواتین اور مَردوں کے بال بیچتے ہیں، جو عموماً ایک پاؤ یا چھٹانک (ایک کلو کا سولھواں حصہ) بھی نہیں ہوتے۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا اِس طرح بالوں کو بیچنا اور اُن کا خریدنا، جائز ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

مرد یا عورت کے بالوں کی خرید و فروخت ناجائز و حرام ہے اور عورتوں کے بالوں میں خرید و فروخت کے علاوہ دوسری برائی یہ بھی ہے کہ عورت کے بال سَر سے جدا ہونے کے بعد بھی شرعاً چھپانا واجب اور ضروری ہوتا ہے، کہ اُن پر نامحرم کی نظر نہ پڑے، لہٰذا جب بال بیچے جائیں گے تو خریدار اور بعد کے مراحل میں جتنے نامحرم اُن بالوں کو دیکھیں اور چھوئیں گے، اُن سب کا وَبال اور گناہ بھی بیچنے والے پر آئے گا، لہٰذا خریدنے اور بیچنے والے، دونوں کو چاہیے کہ معمولی نفع کے لیے اپنی آخرت برباد اور خدا کو ناراض نہ کریں۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو مُعزز، مکرّم اور محترم بنایا ہے، چنانچہ ارشادِ خداوندی ہے: ﴿وَ لَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِیْۤ اٰدَمَ وَ حَمَلْنٰهُمْ فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ وَ رَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ وَ فَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِیْلًا﴾ ترجمہ: اور بیشک ہم نے اولادِ آدم کو عزت دی اور انہیں خشکی اور تری میں سوار کیا اور ان کو ستھری چیزوں سے رزق دیا اور انہیں اپنی بہت

سی مخلوق پر بہت سی برتری دی۔ (پ15، بنی اسرائیل:70) اور انسانی بناوٹ کو سب سے بہترین صورت پر بنایا، چنانچہ فرمایا: ﴿لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْۤ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ﴾ ترجمہ: بیشک یقیناً ہم نے آدمی کو سب سے اچھی صورت میں پیدا کیا۔ (پ30، التین:4) اور انسان کی خاطر زمین اور جو کچھ زمین میں ہے، سب کو پیدا کیا گیا، چنانچہ فرمایا: ﴿هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا﴾ ترجمہ کنزالعرفان: وہی ہے جس نے جو کچھ زمین میں ہے، سب تمہارے لیے بنایا۔ (پ1، البقرۃ: 29) لہٰذا جب انسان کی اِس قدر عظمت و کرامت ہے، تو اسی انسانی تکریم کی بنیاد پر اُس کے اَعضاء کی خرید و فروخت کو ناجائز، گناہ اور حرام قرار دیا۔

اِس کے علاوہ فقہائے کرام نے بالوں کی بیع کے ناجائز ہونے کی دوسری وجہ یہ بیان فرمائی کہ "جزوِ انسانی" مال نہیں، کہ اِس کی خرید و فروخت ہو، لہٰذا جب بال شرعی نقطہ نظر سے مال نہیں، تو اِس کی بیع بھی شرعاً "باطِل" ہے۔

اگر کسی مرد و عورت نے بال بیچ کر رقم حاصل کی، تو اُس بیچنے والے یا والی پر لازم ہے کہ اوّلاً اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سچی توبہ کرے، نیز جن افراد سے وہ رقم حاصل کی، اُنہیں واپس کرے، اگر وہ نہ ہوں، تو اُن کے وُرثا کو اور وُرثا کا بھی علم نہ ہو، تو اصل مالک کی طرف سے فقیرِ شرعی پر صدقہ کر دی جائے۔ اِس رقم کو ذاتی استعمال میں لانا، ناجائز اور گناہ ہے۔

مہذّب فقہ حنفی، امام محمد بن حسن شیبانی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:189ھ/804ء) لکھتے ہیں: "لا یجوز بیع شعر الانسان والانتفاع بہ" ترجمہ: انسانی بالوں کی خرید و فروخت اور اُس سے نفع کا حصول جائز نہیں۔

(الجامع الصغیر مع شرحہ النافع الکبیر، صفحہ 328، مطبوعہ دار عالَم الکتب، بیروت)

اِس عدمِ جواز کی عِلّت بیان کرتے ہوئے ابو الحسنات علامہ عبد الحی لکھنوی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1304ھ/1886ء) نے لکھا: "لأن الإنسان مكرم فلا يجوز أن يكون منه شيء مبتذل" ترجمہ: کیونکہ انسان کو عزت والا بنایا گیا ہے، لہٰذا یہ جائز نہیں کہ اُس کے بدن کے کسی حصے کو (بیع و شراء) کے ذریعے حقیر و ذلیل بنایا جائے۔ **(النافع الکبیر علی الجامع الصغیر، صفحہ 328، مطبوعہ دار عالَم الکتب، بیروت)**

چند کلمات کی تبدیلی اور ایک حدیث مبارک سے استدلال کرتے ہوئے فخر الدین علامہ زَیلعی حنفی رَحْمَۃُ اللہ

تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:743ھ/1342ء) رَقَم طَراز ہیں:"لا يجوز بيع شعر الإنسان والانتفاع به، لأن الآدمي مكرم فلا يجوز أن يكون جزؤه مهانا وقال عليه السلام «لعن الله الواصلة والمستوصلة»، وإنما لعنا للانتفاع به لما فيه من إهانة المكرم" ترجمہ: انسانی بالوں کی خرید وفروخت اور اُس سے نفع کا حصول جائز نہیں، کیونکہ انسان کو عزت والا بنایا گیاہے، لہٰذا یہ جائز نہیں کہ اُس کے بدن کے کسی حصے کی (بیع وشراء) کے ذریعے اہانت کی جائے۔ محسنِ انسانیت صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:"اپنے بالوں میں دوسرے کے بال لگانے والی اور لگوانے والی پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے۔" (حدیث کا ترجمہ مکمل ہوا۔) اُن دونوں (واصِلہ اور مُستوصِلہ) پر بالوں سے نفع اٹھانے کی وجہ سے ہی لعنت کی گئی، کیونکہ اُن کی اُس حرکت (وصل الشعر) میں کرامتِ انسانی کی اِہانت وتذلیل ہے۔

(تبیین الحقائق، جلد4، صفحہ51، مطبوعہ المطبعۃ الکبریٰ الامیریۃ، مصر)

انسانی اعضاء کے مال نہ ہونے کے متعلق علامہ اکمل الدین بابرتی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:786ھ/1384ء) لکھتے ہیں:"جزء الآدمي ليس بمال۔۔۔ وما ليس بمال لا يجوز بيعه" ترجمہ: آدمی کا جزو مال نہیں اور جو چیز مال نہ ہو، اس کی خرید وفروخت جائز نہیں۔ **(العنایۃ شرح الھدایۃ، جلد6، صفحہ390، مطبوعہ کوئٹہ)**

اِس بیع کے باطِل ہونے کے متعلق علامہ شمس الدین تُمُرتاشی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1004ھ) نے لکھا: "بطل بيع . . . شعر الانسان" ترجمہ: انسانی بالوں کی خرید وفروخت شرعاً باطل ہے۔

(تنویر الابصار مع درمختار وردالمحتار، جلد7، صفحہ245، مطبوعہ کوئٹہ)

اعضائے بدن کی طرف نظر کرنے کے متعلق ضابطہ یوں ہے:"كل عضو لا يجوز النظر إليه قبل الانفصال، لا يجوز بعده ولا بعد الموت، كشعر عانة وشعر رأسها" ترجمہ: ہر وہ عضو کہ جس کی طرف جسم سے جدا ہونے سے پہلے دیکھنا جائز نہیں، اُس کی طرف جسم سے جدا ہونے کے بعد بھی دیکھنا جائز نہیں، حتی کہ موت کے بعد بھی نہیں، جیسا کہ زیرِ ناف بال اور عورت کے سر کے بال۔

(درمختار مع ردالمحتار، جلد9، صفحہ612، مطبوعہ کوئٹہ)

بیعِ باطل کی صورت میں حاصل شدہ ثمن کا حکم بیان کرتے ہوئے امامِ اہلِ سنّت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُاللہ

تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: "بُطلان پر (بیع باطل کی صورت میں)وہ روپیہ کہ بنامِ ثمن، زمینداروں نے لیا، اُن کے لیے حرام۔"

(فتاویٰ رضویہ، جلد19، صفحہ431، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاھور)

ایسی رقم کی واپسی کے متعلق لکھا: "قیمت کہ زمینداروں نے لی، بدستور ملکِ مشتریان (پر باقی ہے)، اُن (زمینداروں) پر فرض کہ قیمت پھیریں (واپس ادا کریں)۔"

(فتاویٰ رضویہ، جلد19، صفحہ427، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاھور)

واپسی کرنے کی دیگر صورتوں کے متعلق لکھا: "اس پر فرض ہے کہ (مالِ حرام) جس جس سے لیا ان پر واپس کردے، وہ نہ رہے ہوں، ان کے ورثہ کو دے، پتہ نہ چلے، تو فقیروں پر تصدق کرے، خرید وفروخت کسی کام میں اس مال کا لگانا حرام قطعی ہے، بغیر صورتِ مذکورہ کے کوئی طریقہ اس کے وبال سے سُبکدوشی کا نہیں۔"

(فتاویٰ رضویہ، جلد23، صفحہ551، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاھور)

ہماری شریعت کا حکم تو یہ ہے کہ عورت کے بال سَر سے جدا ہوں، تو اُنہیں دَفن کیا جائے، چنانچہ صدرالشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1367ھ/1947ء) نے لکھا: "عورتوں کو بھی لازم ہے کہ کنگھا کرنے میں یا سر دھونے میں جو بال نکلیں، انہیں کہیں چھپادیں کہ اُن پر اجنبی کی نظر نہ پڑے۔"

(بہارشریعت، جلد3، حصہ16، صفحہ449، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

12جمادی الاولی1444ھ/07دسمبر2022ء

المفتی
دارالافتاء اہلسنت
darulifta@dawateislami.net

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے